بشکریہ روزنامہ خبریں

یکم، اکتوبر 2010ء

''رضا حیدر اور اب عمران فاروق''

منیر احمد بلوچ

ڈاکٹر عمران فاروق کے قتل کے اگلے دن ایک جماعت کا میڈیا سیل نیٹ پر ای میلز کی بھرمار کر رہا تھا کہ اسے بہاری ایم کیو ایم بنانے کی سزا دی گئی ہے جب چند دن گذر گئے تو وہی لوگ عمران فاروق کے قتل کا پس منظر یہ بتا رہے تھے کہ چونکہ وہ جنرل پرویز مشرف کی آل پاکستان مسلم لیگ میں شامل ہو رہے تھے اس لیئے انہیں متحدہ قومی موومنٹ کی طرف سے نشانہ بنایا گیا ہے اور حیران کن طور پر آج اٹھائیس ستمبر کے قومی اخبارات میں سکاٹ لینڈ یارڈ کے حوالے سے ''گارڈین لندن'' نے پاکستان کے انہی صحافیوں اور سیاسی حلقوں کی طرف سے پھیلائی جانے والی ''رائے'' پر مبنی رپورٹ کو اپنی خبر بناتے ہوئے لکھا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ عمران فاروق چونکہ جنرل مشرف کی آل پاکستان مسلم لیگ میں شامل ہو رہے تھے اس لیئے اس کے سیاسی ساتھیوں نے اسے قتل کر دیا ہو.... گارڈین کی یہ خبر پڑھنے کے بعد میں ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر سکا کہ قصبہ کھڈیاں کی سکاٹ لینڈ یارڈ زیادہ باخبر ہے کہ لندن کی سکاٹ لینڈ یارڈ''۔ کہانیاں اور سازشیں ہمیشہ سے ہمارے ملک کی سیاست کا اہم حصہ رہی ہیں مقبول پارٹیوں کو توڑا بھی جاتا ہے اور اس کے اہم لوگوں کو موڑا بھی جاتا ہے لیکن جس طرح لوگ بھٹو کی پیپلز پارٹی سے عشق کرتے ہیں اور اس سے دغا کرنے والے مصطفےٰ جتوئی، کھر، مبشر حسن، حفیظ پیرزادہ اور ممتاز بھٹو جیسے کئی لوگ آج گوشہ گمنامی میں جا چکے ہیں اسی طرح متحدہ قومی موومنٹ میں الطاف حسین کو چھوڑ کر جانے والوں کا بھی آج کوئی مقام نہیں ہے سندھ میں بسنے والے مہاجر جنہیں قیام پاکستان کے بعد سے مکڑ، تلیر اور ہندوستانی کے نام سے پکارا جاتا تھا 8 اگست 1986 کو نشتر پارک کراچی میں ایم کیو ایم کی بنیاد رکھے جانے کے ساتھ ہی قائداعظم کی آواز پر لبیک کہنے والوں اور پاکستان کے نام پر ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والوں اور ان کی اولادوں کو باعزت مقام ملنا شروع ہو گیا ہے ان کے سالوں سے غصب کیئے گئے حقوق ملنا شروع ہو گئے انہیں ان کی پہچان دے دی گئی اس لیئے ایم کیو ایم میں بنایا گیا کوئی بھی گروپ اور اس کو چھوڑ کر جانے والا کوئی بھی لیڈر اپنے نام کی حد تک تو سیاست میں رہ سکتا ہے لیکن الطاف حسین کا حریف بن کر اس کا سیاسی مقام صفر ہی رہے گا۔ پاکستان بنانے والوں کی اولادیں جانتی ہیں کہ کراچی اور سندھ کی میڈیکل، انجینئرنگ اور کراچی یونیورسٹی سمیت پروفیشنل کالجوں میں داخلے کس طرح ملتے تھے؟۔ اس سے پہلے ملازمتیں کس طرح ملتی تھیں پاکستان میں ہونے والے کسی بھی سیاسی قتل کی خبر کے ساتھ ہی اسے ایجنسیوں کا کارنامہ قرار دے دیا جاتا ہے اسی طرح عمران فاروق کے قتل کی خبر آتے ہی اس کا ذمہ دار ایم کیو ایم کو ٹھہرایا جانے لگا.. سیٹلائٹ کو استعمال کرتے ہوئے پاکستان اور پاکستان سے باہر ای میلز اور ایس ایم ایس کی بھرمار کر دی گئی جس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے اور قتل کے فوری بعد ایم کیو ایم کی پرانی حریف جماعت کے منظّم اور جدید ترین میڈیا سیل کی طرف سے جو کہانی پھیلائی گئی اس میں لکھا گیا کہ عمران فاروق چونکہ اورنگی ٹاؤن میں بننے والی بہاری ایم کیو ایم کی قیادت کرنے والے تھے اس لیئے انہیں رستے سے ہٹایا گیا ہے....غرض جتنے منہ اتنی باتیں لیکن یہ سوال اپنی جگہ موجود ہے کہ ایم کیو ایم کے اہم ترین لیڈر ڈاکٹر عمران فاروق کی شہادت کے پیچھے کون لوگ ہو سکتے ہیں؟ عمران فاروق کے قتل کیلیئے خاص طور پر 16 ستمبر کی شام الطاف حسین کی سالگرہ کا دن ہی کیوں منتخب کیا گیا؟۔ کیا اس قتل کے ماسٹر مائنڈ کو معلوم تھا کہ کراچی حیدر آباد میں ایم کیو ایم کے مختلف سیکٹروں میں ہزاروں کی تعداد میں کارکن اپنے قائد الطاف حسین کی سالگرہ کی تقریب میں شرکت کیلیئے جمع ہو رہے ہیں؟۔ اور یہ کیسا اتفاق ہے کہ ادھر پاکستان میں الطاف حسین کی سالگرہ کی تقریب کا آغاز ہونے ہی والا تھا کہ ڈاکٹر عمران فاروق کے قتل کی خبر جنگل کی آگ کی طرح چاروں طرف پھیل گئی....ماسٹر مائنڈ کی طرف سے عمران فاروق کے قتل کی ٹائمنگ سب سے زیادہ غور طلب ہے کہیں

قاتلوں کا مقصد یہ تو نہیں تھا کہ الطاف حسین کی کراچی اور حیدرآباد میں منعقد ہونے والی ان سالگرہ تقاریب میں عمران فاروق کے قتل کی آڑ میں کوئی اشتعال انگیز ہنگامہ کروا کر ایم کیو ایم میں ''توڑ پھوڑ'' کی چنگاری بھڑکا دی جائے؟ کہا جاتا ہے کہ متحدہ قومی موومنٹ کی قیادت نے ان سالگرہ تقاریب کو خاموشی سے ختم کروا کر منصوبہ سازوں کے ان ارادوں کو ناکام بنا دیا تھا۔ ڈاکٹر عمران فاروق کے قتل کے محرکات اور قاتلوں کے ساتھ ساتھ پس پردہ چہروں کو تلاش کرتے ہوئے ایم کیو ایم کے رکن سندھ اسمبلی سید رضا حیدر کے قتل کو سامنے رکھنا ہوگا اس قتل کی سب سے اہم بات یہ ہے کہ کراچی کے لئے سید رضا حیدر کے انتخابی حلقے کا ہی انتخاب کیوں کیا گیا؟۔ رضا حیدر کا حلقہ آج کی صورت حال کی نسبت سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ آج عمران فاروق کی طرح سید رضا حیدر کے قتل کے فوری بعد افواہ بازوں اور ان سیٹلائٹ ماسٹرز کی طرف سے اس کا ذمہ دار بھی ایم کیو ایم کو ٹھہرایا جانے لگا تھا؟۔ ایسا لگتا ہے کہ ماسٹر مائنڈ سید رضا حیدر کی شہادت سے خالی ہونے والی سندھ اسمبلی کی نشست کے ضمنی انتخاب سے چند دن پہلے عمران فاروق کو قتل کر کے کراچی کے پچیس سالہ انتخابی نقشے میں کوئی بہت بڑی تبدیلی لانا چاہتے تھے؟۔ اور یہ تبدیلی امریکہ کے کسی آنے والے ایجنڈے کی تکمیل کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ الطاف حسین کا وہ نعرہ اب تاریخ کا حصہ بن چکا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا ''سن لو سندھو دیش کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ الطاف حسین بنے گا'' کہیں ایسا تو نہیں کہ الطاف حسین کو امریکی ایجنڈے کی راہ میں رکاوٹ بنتے نظر آنے پر امریکہ نے سندھ میں ان لوگوں کو آگے لانے کا فیصلہ کر لیا ہو جنہیں 2008 کے انتخابات میں خیبر پختون خواہ کی حکومت بطور تحفہ دی گئی ہے اور یہ بات اب ریکارڈ کا حصہ بن چکی ہے کہ 2008 کے صوبہ سرحد کے الیکشن نتائج برطانیہ اور امریکہ نے مرتب کرائے تھے۔ اب یہ سوال بہت سے ذہنوں میں اٹھ رہا ہے کہ بلوچستان کے بعد پاکستان کے معاشی حب کراچی میں نظام زندگی مفلوج کرنے کیلئے بھارت اسرائیل اور امریکی گٹھ جوڑ کی طرف سے سید رضا حیدر اور عمران فاروق کے قتل کا پس پردہ مقصد کہیں یہ تو نہیں کراچی اور حیدرآباد میں اہل تشیع اور بہاریوں کی بہت بڑی اکثریت کو بھرپور پراپیگنڈہ کرتے ہوئے الطاف حسین سے دور کر دیا جائے؟ طالبان کے اصل خالق سابق وزیر داخلہ جنرل بابر سے امریکی اور برطانوی حکام کی ملاقاتیں بھی معنی خیز ہیں۔ اگر ہم جنرل بابر کے تئیس نومبر 1995 کے ہفت روزہ تکبیر کو دیئے گئے انٹرویو کو سامنے رکھیں تو اس کے صفحہ سولہ پر جنرل نصیر اللہ بابر ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں ''جب سے ہمارے اداروں کی معلومات کا نظام ایم کیو ایم کی اندرونی صفوں میں قائم ہوا ہے ہمیں بڑی کامیابیاں ہوئی ہیں'' کہیں ایسا تو نہیں کہ سابق وزیر داخلہ کے یہ مبینہ ''مخبر'' اپنے ''سرکاری فرائض'' ادا کر رہے ہوں؟۔ ایسا لگتا ہے کہ کچھ طاقتیں سندھو دیش کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ بننے والے الطاف حسین کے خلاف میدان میں کود پڑی ہیں؟۔ عمران فاروق کی شہادت سے کچھ منٹ پہلے ایکسپریس ٹی وی کو براہ راست انٹرویو دیتے ہوئے الطاف حسین کے کہے ہوئے ان الفاظ کو ذہن میں رکھنا ہوگا'' الطاف حسین سندھ کی سیاست پر نہیں بلکہ متحدہ پاکستان کی سیاست پر یقین رکھتا ہے''۔ 1947 میں قائداعظم کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بھارتی گاندھی اور سرحدی گاندھی کے گٹھ جوڑ کے خلاف سرحد کے پٹھانوں اور ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والوں نے اپنی جانیں اور جائدادیں قربان کرتے ہوئے پاکستان بنایا تھا...اور آج ہندوستان سے خون کے دریا عبور کر کے آنے والوں کی اولادوں اور سرحدی گاندھی اور نہرو کے شرمناک گٹھ جوڑ کو شکست دینے والے پختونوں کی اولادوں کو شہر قائد سمیت پورے پاکستان کی حفاظت کیلئے قائداعظم محمد علی جناحؒ کے ازلی دشمنوں کے مقابلہ میں متحد ہونا پڑے گا...آج ایک بار پھر ہزارہ کے سپوتوں کو پاکستان کے دشمنوں اور اس کے ایجنٹوں کی سازشوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننا ہوگا۔ امیر جماعت اسلامی سید منور حسن نے کل ہی لاہور میں ''بیداری امت سیمینار'' سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوامی نیشنل پارٹی پختونوں کے قتل عام کی قیادت کر رہی ہے....اور کیا یہ حیران کن نہیں کہ خیبر پختون خواہ میں پختونوں کے قتل عام کی قیادت کرنے والی جماعت کراچی اور حیدرآباد میں پختونوں کی سیاست کا نعرہ استعمال کر رہی ہے؟ چند ماہ پہلے پنجاب کنونشن میں لاہور کی مال روڈ اور ملتان کی آرٹ کونسل کے ارد گرد ایم کیو ایم کی طرف سے لگائے گئے وہ بینرز بھی بہت سی طاقتوں کو یقیناً کھٹکے ہوں گے جن پر لکھا ہوا تھا ''مضبوط فوج متحد اور خوش حال پاکستان متحدہ قومی موومنٹ کا ایمان''۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ کچھ طاقتوں کی طرف سے متحدہ قومی موومنٹ کو اس کے ایمان کی سزا دی جا رہی ہو؟